ادبیات

داستانِ حرم

از

(جناب بسمل سعیدی ٹونکی)

جناب بسمل سعیدی ٹونکی نے یہ نفیس نظم ۱۰ ذی الحجہ ۸۳ھ آل انڈیا ریڈیو کے کشمیری پروگرام سے نشر کی تھی جواب آل انڈیا ریڈیو کی اجازت سے شکریہ کے ساتھ شائع کی جارہی ہے۔

مزاجِ دہر میں تھی وحشتِ جہل اک زمانے میں ۔۔۔ نہ تھا تمکینِ حق کا باب باطل کے فسانے میں
دماغِ بندگی معمور تھا شیطان کے شر سے ۔۔۔ سرِ انسانیت تھا منحرف اللہ کے در سے
نہ تھی توحیدِ حق، معبود تھے اصنام کثرت کے ۔۔۔ بپا تھے افتراق و انتشارِ عام کے فتنے
بالآخر ناگوارِ غیرتِ حق جب ہوئی کثرت ۔۔۔ ہوئی جب ناگزیر اصلاحِ انساں کے لیے وحدت
تو ارضِ پاکِ بطحیٰ پر بحکمِ حضرتِ باری ۔۔۔ بِنا رکھی خلیل اللہ نے اک ایسے مرکز کی
سمٹ آئیں زمانے بھر کی ساری کثرتیں جس میں ۔۔۔ بنی نوعِ بشر کی جاگ اٹھیں قسمتیں جس میں
نظر افلاک پر جب اس زمینِ پاک نے ڈالی ۔۔۔ زمیں پر اپنی رفعت کی سپر افلاک نے ڈالی
یہی وہ پاک مرکز ہے، خدا کا گھر جسے کہئے ۔۔۔ یہی ہے، خاتمِ دارین کا گوھر جسے کہئے
فرازِ عرش سے ارفع در و دیوار ہیں جس کے ۔۔۔ اور ابراہیم و اسمٰعیل سے معمار ہیں جس کے
اسی کا نام ہے کعبہ، یہی ہے قبلۂ عالم ۔۔۔ دو عالم کے لئے ہے وجہِ بہبودِ بنی آدم
بغیرِ امتیازِ نسل و رنگ اس میں سمائی ہے ۔۔۔ خدا کے سارے بندوں کے لئے اس کی خدائی ہے
وہ چشمے اس سے پھوٹے حکمت و رشد و ہدایت کے ۔۔۔ سمندر جذب جن میں ہو گئے جہل و ضلالت کے
فلاحِ دین و دنیا ہے اسی سے نوعِ انساں کی ۔۔۔ دعا تعمیر میں اس کی جو مضمر تھی ہوئی پوری

اِسی کے سلسلے کی یادگار اک عیدِ قرباں ہے   ذبیح اللہ اِسی کی داستاں کا پاک عنواں ہے

وہی اِس عیدِ قرباں کی خوشی کے مستحق ہوں گے
حسین ابنِ علی کی طرح جو قربانِ حق ہوں گے

غزل

از

(جناب برج لال جگی رعنا)

پیامِ غمِ ناگہاں ہر نفس ہے   مگر پھر بھی جینے کی باقی ہوس ہے
محبت تو ہے ایک ہی گُل پہ مرنا   یہ پھولوں سے دامن کو بھرنا ہوس ہے
یہ سب وہم کی شعبدہ کاریاں ہیں   کوئی آشیاں ہے نہ کوئی قفس ہے
کہاں آگیا کارواں زندگی کا   نہ منزل نہ جادہ نہ بانگِ جرس ہے
کریں کس سے جورِ زمانہ کا شکوہ   کوئی دادرس ہے نہ فریادرس ہے
یہ مانا ہے باریک بیں عقل لیکن   نگاہِ محبت بڑی دوررس ہے
محبت کا ہے دم قدم جاودانی   خرد مختصر مثلِ موجِ نفس ہے
محبت کو ہے لاگ سود و زیاں سے   خرد کو غمِ بیش و کم پیش و پس ہے
ہے پروانہ حسن و ایثار الفت   خرد محوِ لذت مثالِ مگس ہے
نہ ہو بُو اگر تو ہے گُل عکسِ گُل کا   نہ اخلاص ہو تو محبت ہوس ہے
محبت کو ہے بس یہ نسبت خرد سے   یہ سورج وہ شبنم یہ بجلی وہ خس ہے

حقیقت پہ مبنی ہے یہ قولِ رعنا
کہ اللہ بس اور باقی ہوس ہے